دہلی اردو اخبار

نمبر 244 جلد 4

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپے ششماہی اور بیس روپے سالانہ

24 اکتوبر 1841

[ص 1 کالم 1]

احکام

اے سی رینی صاحب سباٹو کے اسسٹنٹ پولیٹی کل ایجنٹ کو جو رخصت ماہ اپریل کی 28 تاریخ کو عنایت ہوئی تھی سو ماہ دسمبر آئندہ کی پہلی تاریخ تک (کذا) اور بھی مرحمت ہوئی۔ جے گریہیم صاحب 50 ہندوستانی پلٹن کا کپتان صاحب ممدوح کی جگہ جس تاریخ سے کہ اے راس صاحب اُس کا قائم مقام خدمت تفویض کرے گا کام کرے گا۔ محمد علی نقی یاور اعظم گڑھ کے صدر امین اعلیٰ کو جو رخصت 18 اگست گزشتہ کی رو سے عنایت ہوئی تھی سو اُس پر تین مہینے کی اور مرحمت ہوئی۔ سید تصدق حسین خاں مرزا پور کے صدر امین اعلیٰ کو دسہرہ کے ایامِ تعطیل بھر رخصت عنایت ہوئی خان بہادر خان بریلی کے صدر امین کو اُسی عرصہ کے لیے، سرب سکھ رائے بجنور کے صدر امین کو اُسی عرصہ کے لیے، محمد عطا اللہ خان حصار کے صدر امین کو اُسی عرصہ کے لیے کریم اللہ متھرا کے صدر امین اور منصف کو اُسی عرصہ کے لیے، بنی یاور خان گورکھ پور کے صدر امین کو اُسی عرصہ کے لیے، میر حسین بخش گورکھپور کے دوسرے صدر امین اعلیٰ کو اُسی عرصہ کے لیے مولوی محمد لطیف گورکھپور کے صدر امین اُسی عرصہ کے لیے، محمد رضی الدین خان دہلی کے دوسرے صدر امین کو دسہرہ کی تعطیل بھر رخصت مرحمت ہوئی (کذا صاحب قانون نویں 1833 کے بموجب ضلع کانپور میں ڈپٹی کلکٹر مقرر ہوا (کذا مین پوری کے صدر امین اعلیٰ کو دسہرہ کی تعطیل کے سوائے 15 رجنوری 1842 تک اپنے ہی کام کے لیے رخصت عنایت ہوئی محمد کریم قلی مقامِ مذکور کا منصف تعطیل کے بعد صدر امین اعلیٰ مذکور کا کام کرے گا۔

COPYRIGHT

فورٹ ولیم

لے جس لیٹو ڈیپارمنٹ 13 ستمبر 1841 جو احکام کہ اب گورنر جنرل بہادر نے کونسل کے اجلاس میں لے جس لیٹو ڈیپارٹمنٹ میں 13 ستمبر 1841 کو صادر فرمائے سو اُن کا منتخب فیصلہ ذیل اطلاع عام کے واسطے اشتہار کیا جاتا ہے۔ قانون مفصلہ ذیل مورخہ 28 جون 1841 کا مسودہ ماہِ مذکور کی تیسویں تاریخ کو قوانین مروجہ بنگالہ اور مدراس کے ان قانونوں کی بابت جو سوال و جواب میں کرنے کے سبب مقدموں اور اپیلوں کے ڈمس کرنے

کے لیے جاری ہیں کلکتہ نے (کذا) ہوا دوسری دفعہ پڑھا گیا۔

نواب گورنر جنرل بہادر کونسل کے اجلاس میں ارشاد فرماتے ہیں کہ مسودہ مفصلہ ذیل جس کی اصلاح ہوئی اطلاع عام کے لیے از سرِ نو اشتہار کیا جائے۔ قانون نمبر- 1841 کا جو قانون کہ قوانین مروجہ بنگال اور مدراس میں [ص 1 کالم 2] سوال و جواب میں (کذا) تغافل کرے (کذا) اور اپیلوں کے ڈسمس کرنے کی بابت جاری ہیں اُن کی اصلاح کے لیے یہ قانون ہے:

1۔ حکم ہے کہ جب کسی عدالت میں مدعی یا اپیلانٹ اپنے مقدمہ یا اپیل کے سوال و جواب میں چھ ہفتہ تک تغافل کرے گا تو مقدمہ یا اپیل مذکور ڈسمس ہو جائے گا اور مدعی یا اپیلانٹ کو مقدمہ یا اپیل مذکور کے ڈسمس کرنے سے پیشتر اُس کی اطلاع دینے کی کچھ احتیاج نہیں اور مدعی یا اپیلانٹ نے ایک سوال خاص کی رو سے چھ ہفتہ سے زیادہ مہلت کے عنایت کرنے کے بابت صاحبان کورٹ کی خاطر جمعی نہ کی ہوگی تو مقدمہ یا اپیل مذکور چھ ہفتہ کے منقضی ہونے کے بعد عدالت کی تحقیقات ا، مدعی علیہ کی جوابدہی اور کسی وجہ کے تعین کے بدون ڈسمس کیا جائے گا اور جن مقدمات میں کہ زیادہ مہلت کی اجازت عنایت ہو اُن میں صاحبان عدالت کو اپنی روبکاریوں میں اجازت مذکور کی بابت وجوہات مفصل تحریر کرنی لازم ہیں مگر زیادہ مہلت کی درخواست کی نامنظوری کی وجوہات کو ترقیم کرنے کی کچھ ضرورت نہیں۔

2۔ حکم ہے کہ جمیع مقدمہ یا اپیل جو دفعہ مذکورہ بالا کے بموجب ڈسمس ہوں اُن میں جو خرچہ کہ مدعی علیہ یا رسپانڈنٹ کو عاید ہو سو صاحب عدالت دلوادیں مگر مقدمہ یا اپیل کا اس طرح سے ڈسمس ہونا بشرطیکہ ڈسمس ہونے کے سوائے میعاد کا منقضی ہونا اور اور وجوہات ہارج نہ ہوں اُس کے افسر نو رجوع ہونے کا مانع نہ ہوگا اور کہ جو مقدمہ یا اپیل ڈسمس ہوئے سو مقدموں کی میعاد کے قوانین کی رو سے جو میعاد مقرر ہے اُس میں قانون ہذا مداخلت نہ کرے گا۔

3۔ حکم ہے کہ قوانین مروجہ بنگال میں سے قانون 23/ 1814 کی دفعہ 27 کی ضمن 2 منسوخ ہوئی اور جو مقدمات کہ قانون ہذا کی ضمن بالا کے بموجب فیصل ہوئے اُن کی سوائے سرسری اپیل کے جو مقدمے کے سوال و جواب نہ کرنے کی بابت ہو کہیں اپیل نہ ہوگی۔ حکم ہوا کہ مسودہ ہذا ممالک ہند کی لیے جس لیٹو کونسل کے پہلے اجلاس میں ماہِ دسمبر آئندہ کی 13 تاریخ کے بعد ملاحظہ ثانی کے لیے پھر پیش ہو۔ ٹی ایچ میڈوک ممالک ہند کی گورنمنٹ کا سکرتر۔

سرکیولر آرڈرس

ممالک مذکورہ کے ضلع اور شہر کے صاحبان جج کے لیے جو شئے اجرائے ڈگری کی بابت جس کا وقوع اجراء ڈگری کے غیر ضلع میں ہے (کذا) مشتہر ہو اُس پر دعوؤں کے فیصلہ کے لیے کون حاکم مجاز ہیں سو.... (کذا) مورخہ 8

مئی 1840 نمبر 933 میں مندرج ہے مگر اُس سے [ص 2 کالم 1]

(کذا) کہ دستور العمل مذکور (کذا) عدالت ہائے ضلع سے (کذا) عدالت ہائے.... (کذا).......... مغربی کے...... (کذا) صدر دیوانی عدالت نے امورات (کذا) واسطے دستور العمل مذکور کو (کذا) توابع سے منسوب کرنا مناسب متصور فرمایا (کذا)..... اُس کی (کذا)...... اطلاع دی جاتی ہے۔

2۔ حاکمانِ عدالت ہائے توابع کو سرکیولر مرقومہ الصدر کے حسب قواعد تصریح قانون نمبر 1235 کی تعمیل کرنی چاہیے صدر امین اعلیٰ اور صدر امین درخواست کو اُسی ضلع یا شہر کے صاحبِ جج کے پاس جس کے علاقہ میں شئے مذکور واقع ہو مع اپنی روبکاری مہری اور دستخطی کے ارسال کریں گے اور منصف اپنے اپنے ضلع کے صاحب جج کے دستخط اور اُسی کے ذریعہ سے درخواست مذکور کو ابلاغ کریں گے۔

3۔ صاحبان جج سرکیولر ہذا کے مضمون سے اپنی اپنی عدالت ہائے توابع کو فہمایش کریں گے۔ مقام الٰہ آباد 24 ستمبر 1841 موزلی اسمتھ رجسٹر خلاصہ۔ جو شئے اجرائے ڈگری کی بات جس کا وقوع اجراء ڈگری کے غیر ضلع میں ہے نیلام کے ہی لیے مشتہر ہو اُس کے باب میں سرکیولر مورخہ 8 مئی 1840 کو عدالت ہائے توابع سے متعلق کرنا۔

سرکیولر آرڈرس

ممالکِ مذکورہ کے صاحبان مجسٹریٹ کے لیے۔ از بسکہ جاڑے کی آمد میں جیل خانوں میں کثرت ممات جو واقع ہوتی ہے سو بسبب تبدیلیِ موسم کے متصور ہے اور کہ اُس کی مدافعت کے لیے ہر طرح کی تدبیر عمل میں لانی مناسب۔ لہٰذا صاحبان عدالت صاحبان مجسٹریٹ کو نظامت عدالت کے سرکیولر مورخہ 14/ اکتوبر 1836 عیسوی کی طرف متوجہ کر کر ارشاد فرماتے ہیں کہ جمیع قیدی جو جاڑے کے موسم میں بندی خانہ میں ہوں اور اُنھیں کمبل نہیں تقسیم ہوئے اُن کو عنایت ہوویں مگر مناسب ہے کہ 15/ اکتوبر کو یا اُس سے پیشتر ہمیشہ تقسیم ہو جایا کریں مقام الٰہ آباد۔ 24/ ستمبر 1841 موزلی اسمتھ رجسٹر۔

خلاصہ۔ صاحبان مجسٹریٹ کو سرکیولر مورخہ 14/ اکتوبر 1836 کی جو قیدیوں میں کمبل تقسیم کرنے کی بابت ہے متوجہ کرنا۔

گوالیار

اخبار سے دریافت ہوتا ہے کہ مہاراجہ عالیجاہ فرمان فرمائے گوالیار اب تک بدستور بسترِ بخوری پر پڑے ہیں اور تمام وہاں کی قومیں یہ بیان کرتی ہیں کہ ہماجی حضور یا خاص خدمت گار مہاراجہ کا بہ باعث چشم پوشی دادا خاص کے کہ بہ باعث ان تمام تکلیفات مہاراجہ کا ہے رشوت ستانی کا بازار بہت گرم ہو رہا ہے قریب پندرہ بیس روز کے گزرے کہ

ہماجی مذکور نے چالیس ہزار روپیہ بلونت راؤ خلف مادھوراؤ مرحوم سے رشوت (کذا)

[ص 2 کالم 2]

(کذا) کہ میں تجھے حکم تین رجمنٹوں کا دلوادوں گا اور (کذا) وادیلا سپاہیوں نے (کذا) متابعت سے (کذا) آخر کو بہت سی مشکلات اور فہمایش سے وہ بظاہر راضی ہوئے بلونت سنگھ مذکور نے بعد مقرر ہونے کے عہدۂ مذکور پر (کذا) سے کہا کہ اگر تم فقط مجھے ہی حکم (کذا) توپ خانہ کا دلوادو جو کہ بالفعل نیچے حکم کرنیل بیلٹ صاحب کے ہے تو میں تمھیں لاکھ روپیہ اور دوں۔ القصہ یہ بات کرنیلِ موصوف نے سنی بہت ناگوار ہوا چنانچہ افواہ ہے کہ اُنھوں نے استعفیٰ گزرانے کا ارادہ کیا ہے اور دو ہزار روپیہ یعنی آدھی تنخواہ بطریق پنشن لیا کریں گے۔

دشوتیشونی سبھا

کلکتہ اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ بموجب ایک اشتہار اخبار موسومہ پربھاکر کے 26 تاریخ ماہ گزشتہ کو بیچ مقام کروں گا کے حویلی بابو کوبل بوس میں ایک محفل ہندوستانی اشرافوں کی جمع ہوئی واسطے مطلب سوچنے ایسے ذریعوں کے جو کہ اُن کی ملکی حالت کے تیئں بہتر کریں۔ واضح ہو کہ یہ محفل مہتمانِ اخبارات ہندوستانی نے جمع کی تھی اور اس میں بہت سے امیر اور تونگر آئے تھے نوشت خوانداس محفل کی بنگلہ میں ہوئی اور اکثر تجویزیں بہ مطابقت رائے آپ کے جاری ہوئیں چنانچہ چند تجویزیں جو کہ منتخب اور برگزیدہ تھیں اس میں مندرج ہیں اوّل یہ کہ سوسایٹی یعنی محفلِ مذکور شامل ہووے اور بالاتفاق کام کرے ساتھ برٹش انڈیا سوسایٹی کے واسطے حاصل کرنے اپنے مطلبوں کے دوئم یہ کہ ایک انگریزی اخبار مقرر کیا جاوے واسطے ظاہر کرنے حقوق ہندوستانیوں کے۔ تیسرے یہ کہ ایک عرضی پارلیمنٹ ملکۂ انگلستان میں بھیجی جاوے متضمن دادرسی اُن کی فریادوں کے۔ چوتھی یہ کہ تمام آدمی بغیر تمیز اور فرق رنگ اور مذہب یا قوم کے سوسایٹی مذکور میں مقرر کیے جاویں۔ پانچویں یہ کہ 24 آدمی سال بہ سال چنے جاویں واسطے کمیٹی یعنی محفلِ مذکور کے القصہ بعد مقرر ہونے ان تجویزوں کے 24 آدمی واسطے کمیٹی اس سال کے چنے گئے اور یہ بھلے مانس بہ باعث دینی لیاقت کے قابل عہدۂ مفوضہ کے خیال کیے گئے ہیں۔

کلکتہ

چند مدت ہوئی کہ بابو موتی لعل سیل نام ایک تونگر ساکن کلکتہ نے انعام دس ہزار روپیہ کا دینا کیا تھا اُس شخص کو جو کہ ہندو اور نوجوان ہووے اور کسی بیوہ عورت سے بیاہ کرے لیکن اب تک کسی شخص نے (کذا) میں جرأت نہیں کی تھی مگر واضح ہوتا ہے کہ اب یہ حالت پیش ہونے کو ہے یعنی ایک ہندوستانی عزت دار نوجوان آدمی جس نے کہ مدرسہ انگریزی معروف بہ ہندو کالج میں تربیت پائی ہے وہ ایک جوان رانڈ عورت سے [ص 3 کالم 1] (کذا) کے

ہاں کی سنی جاتی ہے بیاہ کیا چاہتا ہے اور سنا جاتا ہے کہ (کذا) عورت دونوں دونوں ایک دوسرے کے مشتاق (کذا) لواحق عورت کے ہیں کچھ اس بات کے مانع نہیں ہیں القصہ یہ ایک پہلا نمونہ ہے (کذا) رکی کا درمیان درمیان شرفائے ہند کے اور کچھ عجب نہیں کہ اوروں کو بھی سند ہو جاوے۔

کابل

وہاں کی ایک چٹھی مورخہ 8 ستمبر سے واضح ہوتا ہے کہ سپاہ انگریزی مفصلہ ذیل نے تاریخ مذکور کو بسر کردگی کرنیل اولیور صاحب پانچویں رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کے مقام گرس کو کوچ کیا تین برنجی اور دو آہنی 9 پونڈر توپیں اور ایک 21 پونڈر ہووٹ زر کہ ایک قسم توپ کی ہے بسر کردگی کپتان اُمیٹ صاحب اور لفٹنٹ دوار برٹن صاحب کے تیئں کمپنیاں سپر مینا شاہِ والا جاہ کی بسر کردگی کپتان (کذا) صاحب کے دو سو سپاہی رجمنٹ 44 ملکہ کے پانچویں رجمنٹ پیادگان ہندوستانی اور چھٹی رجمنٹ پیادگان شاہ کی دو رسالہ سواران اینڈرسن صاحب اور یہ سپاہ ساتھ سو اروں لفٹنٹ مارش صاحب اور کپتان ہے صاحب سواران قوم افغان کے بھی مدد کے جاوے گی۔ مطلب اس تمام فوج کے کوچ کا یہ ہے کہ قریب چار پانچ قلعہ تسخیر نہ کرنے پیش نہاد خاطر ارباب گورنمنٹ ہے۔

اخبار مقامات مختلفہ

اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ صاحب والا مناقب کمانڈر اِن چیف بہادر ساتویں تاریخ ماہِ حال کو مونگیر میں پہنچے اور وہاں سے اس طرف کو روانہ ہوئے چھٹیات سے پہاڑوں کی معلوم ہوتا ہے کہ جناب لفٹنٹ گورنر بہادر 15 / مارچ ماہِ حال کو منصوری سے (کذا) کو کوچ کریں گے۔

آگرہ اخبار سے واضح ہے کہ وہاں جوار نام ایک برہمن سے کہ ماہِ جون گزشتہ میں ایک عورت کو مار ڈالا تھا اور وکیل کو زخمی کیا تھا۔ 11 تاریخ کو اس مہینے کی اُسے پھانسی ملی۔ اخبار مولمین مورخہ 12 تاریخ ستمبر سے معلوم ہوتا ہے کہ والیِ برہما نے دو لاکھ سوار اور پیادوں سے تازہ جنگ دارالخلافۂ سلطنت سے کوچ کیا ہے اور گورنمنٹ انگریزی جو کہ آنے سے والیِ برہما کے آگاہ ہوئی ہے کہ اس قدر آدمیوں سے آتا ہے اس نے (کذا) جہاز کو ملکہ انگلستان کے حکم بھیجا ہے جانے کو طرف مولمین کے اور (کذا) رجمنٹ مذکور جہاز دخانی انڈیا نام پر وہاں جاوے گی اور رجمنٹ مدراس کی جو کہ مدناپور میں ہے وہ بھی مولمین میں بھیجی جاوے گی اور ایک رجمنٹ بارکپور کی بجائے اُس کے بھیجی جاوے گی اور کلکتہ اخبار سے واضح ہے کہ درصورت دشمنانہ پیش آنے (کذا) برہما کے اور تیاریاں گورنمنٹ کی طرف سے [ص 3 کالم 2] کی جاویں گے ایک رجمنٹ مدراس کی کو (کذا) کو بھی حکم روانگی کا ہے درصورت کہ اُس کی خبر......(کذا)....

تاریخ ماہ حال سے معلوم ہوتا ہے کہ (کذا) اور تھیٹس نام دو جہاز مقرر کیے گئے ہیں واسطے لے جانے (کذا)

رجمنٹ کے مولمین کو اور خبر ہے کہ چار پانچ جہاز اور بھی 14 رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کو وہاں لے جاویں گے۔

اخبار بمبئی سے معلوم ہوتا ہے کہ عربوں حیدرآباد کے لیے بعد ایک تھوڑی سی جنگ و جدل کے جس میں کہ تین یا چار سپاہی سرہندی کرنیل بلیر صاحب کے مارے گئے اپنے تئیں سونپ دیا اور اطاعت قبول کی اور اُن کو اجازت کوچ کر جانے کی اُن کے قلعوں سے ہوئی اِس شرط سے کہ اپنے سلاح چھوڑ جاویں۔ ہندوستانی اہل کار جو کہ کچہریوں گورنمنٹ کلکتہ میں ہیں اُنھوں نے عرضی دے کر بارہ دن کی چھٹی دُرگا پوجا کی حاصل کی بجائے آٹھ دن کی چھٹی کے جو کہ سابق سے دستور تھا۔ آگرہ اخبار سے واضح ہے کہ نواب گورنر جنرل بہادر نے اپنا استعفیٰ انگلستان کو روانہ کیا ہے بجز دینے اِس بات کے کہ وزرائے سابق بدلے گئے ہیں۔

دہلی

واضح ہو کہ شہر اور چھاونی میں اب تک بیماری کی بہت شدت ہے کوئی گھر نہیں جس میں ایک دو چار آدمی بیمار نہیں ہیں۔ دسویں رجمنٹ پیادگان ہندوستانی مقیم چھاؤنی میں قریب تین سو آدمیوں کے بیمار ہیں اور بائیسویں رجمنٹ میں آٹھ سو آدمیوں میں سے چار سو قابل خدمت گزاری کے نہیں ہیں اور رجمنٹ 46 پیادگان ہندوستانی میں تین سو ساٹھ آدمی فہرست بیماروں میں ثبت ہیں۔ اور یہ رجمنٹ چار شنبہ گزشتہ کو طرف بارکپور کے روانہ ہوئی مگر سنا جاتا ہے کہ اُن تین سو ساٹھ آدمیوں کو جو کہ بیمار تھے یہاں ہی چھوڑ گئے ہیں اور اسی سبب کئی افسر بھی یہاں رہ گئے ہیں۔

الہٰ آباد

اخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ چند روز ہوئے کہ مقامِ مذکور میں ایک واردات عجیب واقع ہوئی جس سے پندرہ آدمی مرگئے اور اکثر زخمی ہوئے حال یہ ہے کہ یہ لوگ جو کہ بیل دار تھے نزدیک ایک پرانے میگزین کے حقہ پی رہے تھے اتفاق سے ایک چنگاری آگ کی بعضے پھیلے ہوئے دانوں پر بارود کے جا پڑی اور تمام بارود خانہ اُڑ گیا۔ خبر تھی کہ لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر 20 رتاریخ کو اور سردار دوست محمد خاں 10 رتاریخ ماہِ حال کو الہٰ آباد میں پہنچیں گے۔ 9 رتاریخ ماہِ حال کو بہت سامان توپ خانہ کا آگرہ سے اجمیر کو بھیجا گیا۔

شعلہ پور

(کذا) مورخہ 30 ماہِ گزشتہ سے واضح ہے کہ عرصہ (کذا)

[ص 4 کالم 1]

(کذا)...... اضلاع ملک (کذا)...... مرہٹہ میں مستعد فتنہ وفساد ہیں...... (کذا).......... حکم کچہری انگریزی

کے مارا جائے گا اُس کی جان کے عوض (کذا) انگریزوں کی جان لیں گے صاحب خط لکھتا ہے کہ اُن کے اس ارادہ سے افسران رجمنٹ اور سپاہ (کذا) سول اور (کذا) عیال و اطفال کو اُن کے ہاتھوں سے بہت خوف ہوا ہے خصوص حالت مسافرت بیچ ملک مذکور کے جب کہ کافی پہرہ بھی ساتھ نہیں ہوتا یہ عرب اکثر ملکِ نواب نظام میں سے آتے ہیں اور تمام سرحدات میں پھیل گئے ہیں۔ وزیر نواب موصوف کا نہ توان لوگوں کو راضی کرسکتا ہے اور نہ اُن کو اُن کی حرکات سے باز رکھوا سکتا ہے کچھ عجب نہیں جو گورنمنٹ اِس کے تدارک میں متوجہ ہوں۔

احمد نگر

اُس طرف کے اخبار سے واضح ہوا کہ وہاں کے ڈاک خانہ کے اہلکار بعلت خیانت گرفتار ہوئے ہیں اور حاکم درپے تدارک اور تحقیقات کے ہے اغلب ہے کہ بروقت ثبوت جرم کے طرح طرح کے عذابوں میں مبتلا ہوویں۔ کہتے ہیں کہ مدت سے وہ لوگ لوگوں سے محصول لے کر اپنے کام میں لاتے تھے اور خطوں کو پھاڑ کر پھینک دیتے تھے یہ رازِ سربستہ آخر کار کھل گیا ایک مخبر نے حاکم کو خبر کردی سو حاکم بر سرِ تدارک ہے۔

مقام احمد آباد میں کپتان ویفن صاحب کو کہ ناخدا جہاز کا تھا قزاقوں نے مار ڈالا اور بھاگ گئے مگر تلاش اور جستجو سے ایک آدمی گرفتار آیا ہے سو وہ کہتا ہے کہ اگر مجھ سے قصاص نہ لو تو میں قاتلوں کو گرفتار کروا دوں گا۔

قزاقی

واضح ہو کہ قزاق اور پھانسی دینے والے تمام ممالک ہند اور بنگالہ اور دکن و شمال میں دورہ کرتے رہتے ہیں اور مسافروں کے تئیں مار ڈالتے ہیں اور مال اسباب رعایا کا لوٹ لے جاتے ہیں خصوصاً سپاہیوں انگریز کے تئیں جو کہ رخصت لے کر اپنے گھروں کو جاتے ہیں اکثر مار ڈالتے ہیں اس قیاس سے کہ ان لوگوں کے پاس روپیہ ہوگا۔ نظر بریں سپرنٹنڈنٹ محکمہ ٹھگی نے سپہ سالا (کذا) کو لکھا کہ اس باب میں کوئی تدبیر نیک نکالی جاوے تاکہ سپاہی قزاقوں کے ہاتھ سے بچیں سپہ سالار نے بھی غور کیا تو جانا کہ یہ عین مصلحت ہے اور اسی واسطے جرنیلوں اور کرنیلوں اور کپتانوں وغیرہ کو جا بجا حکم ناطق بھیجا کہ بنگالہ سے فیروز پور تک اور الموڑہ اور گورکھ پور سے (کذا) مدراس تک تمام امیر فوج کے اس حکم کی تعمیل کریں اور اِن کی نصیحتوں کو یاد رکھیں اوّل یہ کہ اثنائے راہ میں کبھی کسی سے ملاقات نہ کریں اور (کذا) دوستی پر اعتماد نہ کریں دوسرے یہ کہ کسی کے ہاتھ (کذا) نہ پیویں تیسرے یہ کہ (کذا)

[ص 4 کالم 2] اور زمینداروں کے (کذا) اجناس (کذا) لیا کریں چوتھی یہ کہ (کذا) راہ کے (کذا) پاس رکھیں (کذا) ہنڈوی کر کے گھر میں بھیج دیا کریں مگر با احتیاط رکھیں کہ ہنڈوی سپاہی گم نہ ہووے اور نشان ضلع اور گاؤں سپاہی کا واضح کر کے لکھنا چاہیے اور ہمیشہ سپاہی کے حال کے جویا رہیں کہ آیا بخیر و عافیت گھر میں پہنچایا

نہیں اگراس باب میں غفلت کریں گے تو اُن سے باز پرس کی جاوے گی۔

کمانڈر انچیف صاحب بہادر

صاحب ممدوح الصدر دسویں تاریخ ماہ حال کو مع اپنے ہم راہیوں کے شام کے وقت دیناپور میں پہنچے اور خبر تھی کہ دوسرے دن 21 رجمنٹ کی موجودات اور قواعد ملاحظہ کریں گے مگر دوسرے دن بھی بہ باعث کسل طبیعت کے صاحب ممدوح بے ملاحظہ قواعد وہاں سے روانہ ہو گئے (کذا) پہنچے اور وہاں بھی بہ باعث بیماری کے کشتی سے نہ اتر سکے مگر کرنیل ڈنلپ صاحب اور مسٹر کریچی صاحب نے صرف دو رجمنٹوں مقامِ مذکور کی قواعد ملاحظہ کی وہاں سے 15 تاریخ صاحب ممدوح نے طرف الٰہ آباد کے کوچ کیا اور افواہ ہے کہ الٰہ آباد سے صاحب ممدوح شمال کی طرف کوچ کریں گے۔ واضح ہوتا ہے کہ کپتان نکلسن صاحب مع امیر دوست محمد خان کے الٰہ آباد میں پہنچے اور بیٹے خان موصوف کے بھی اُن کے ساتھ ہیں۔

غزل شیخ ابراہیم ذوق

مری جو موت کے عاشق بیاں کبھو کرتے — مسیح و خضر بھی مرنے کی آرزو کرتے
غرض تھی کیا ترے تیروں کو آبِ پیکاں سے — مگر زیارتِ دل کیونکہ بے وضو کرتے
عجب نہ تھا کہ زمانے کی انقلاب سے ہم — تیمّم آب سے اور خاک سے وضو کرتے
اگر یہ جانتے چن چن کے ہم کو توڑیں گے — تو گل کبھو نہ تمنائے رنگ و بو کرتے
سمجھ یہ دار و رسن تار و سوزن اے منصور — کہ چاک پردہ حقیقت کا ہیں رفو کرتے
نہ رہتی یوسف کنعاں کی خوبی بازار — مقابلہ میں جو ہم تجھ کو روبرو کرتے
یقین ہے صبح قیامت کو بھی صبوحی کش — اُٹھیں گے خواب سے ساقی سبو سبو کرتے
سراغ عمر گزشتہ کا ڈھونڈھیے گر ذوق — تمام عمر گزر جائے جستجو کرتے

اشعار حضور والا

غافلوں کیوں کھینچتے ہو اُس سے دور اپنے تئیں — سمجھو دم حضور اپنے تئیں
اپنی ہستی ہو فقط آئینہ داری کے لیے — ورنہ دکھلاتا ہے وہ اپنا ظہور اپنے تئیں
ہم تو ں مشتِ خاک ہیں اور خاک کا ہو کام عجز — پھر وہ کیا شئے ہے کہ جس (پر[ہو] غرور) اپنے تئیں
ہو گئے ہم وہ محبت میں دو قالب ایک جان — گر پئے وہ مے تو آئے ہے سرور اپنے تئیں
شعلۂ رخسار پر اُس کے ظفر پروانہ وار — جھونکے ہی دیتی ہے جانِ ناصبور اپنے تئیں

باہتمام پنڈت موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

COPYRIGHT